بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Reg. No. L. 5357

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم پنجشنبہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳۸/۴	۲۴ ظہور ۱۳۲۹ ہش	۲۴ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

نبی سرروڈ (سندھ) ۲۳ اگست۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دمے کی طرح پر شدید کھانسی کی شکایت ہے۔ جو پرانی کھانسی (Bronchitis) کی صورت اختیار کر گئی ہے علاوہ ازیں بخار بھی ہے۔ آج ٹمپریچر ۱۰۰ تھا۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت فرمائینگے

کراچی ۲۳ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت فرمائینگے خیال ہے آپ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۴ ستمبر کو لندن پہنچ جائیں گے۔ اور پھر وہاں سے غالباً لیک سیکسس ہوں گے۔

سر اوون ڈکسن کی ناکامی کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان کی عہد شکنی اور مسلسل ہٹ دھرمی پر عائد ہوتی ہے

پاکستان کا بچہ بچہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گا جب تک کہ کشمیر کامل طور پر آزاد نہ ہو جائے گا!

کراچی میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کا نمائندگان پریس سے خطاب

کراچی ۲۳ اگست۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا سر اوون ڈکسن کے ناکام رہنے کی ساری ذمہ داری ہندوستان کی غیر مصالحانہ روش پر عائد ہوتی ہے۔ ان کی کامیابی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی تھی۔ کہ ہندوستان سابقہ وعدوں کے باوجود ریاست پر سے فوجی گرفت کو ڈھیلا کرنے اور اپنی فوجوں کو بالآخر واپس بلا لینے پر رضامند نہیں ہوا۔ آپ نے کہا کہ اس تصفیہ میں فوجوں کا انخلاء ایک ایسی شرط ہے کہ جس کا مسئلہ کے منصفانہ حل سے پہلے پورا ہونا بہرحال ضروری ہے۔ خواہ یہ حل آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعہ عمل میں آئے یا کسی اور پُر امن طریقے سے۔ آپ نے مزید فرمایا ہندوستان نے فوجیں واپس بلانے سے ہی انکار نہیں کیا بلکہ شمالی علاقوں کا مطالبہ کر کے جنگ بندی کی سرحد کو بھی بڑھانا چاہا جو سلامتی کونسل کی قراردادوں کے سراسر منافی تھا۔ اس نے ہر ہر قدم پر آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے سے بچنے کی کوشش کی۔ اور اس طرح مصالحت کرنے کی تمام کوششوں کو مٹی میں ملا دیا۔ برخلاف اسکے پاکستان سلامتی کونسل کی پاس کردہ قراردادوں پر مضبوطی سے قائم رہا۔ وہ یہ وہی قراردادیں تھیں جنکو ہندوستان بھی منظور کر چکا تھا

پاکستان نے سر اوون ڈکسن کو پوری طرح یقین دلایا۔ کہ وہ ان قراردادوں کے تحت اپنی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ پاکستان نے یہ بھی واضح کیا کہ طے شدہ حل کے علاوہ دوسرے حل تلاش کرنے سے ہندوستان کا مقصد یہ ہے۔ کہ بین الاقوامی ذمہ داریوں سے بچ جائے۔ ہندوستان کی یہ روش دیکھ کر بالآخر سر ڈکسن کو اس رائے سے اتفاق کرنا پڑا کہ مزید بات چیت جاری رکھنی بے سود ہے۔ لیکن انہوں نے سارے حل آزمانے کی خاطر کچھ حصہ تقسیم کرنے کی کی تجویز پیش کی۔ جسے پاکستان نے سلامتی کونسل کی قراردادوں کے سراسر خلاف پاکر ماننے سے انکار کر دیا۔ مسٹر لیاقت علی خان نے سر ڈکسن کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرمایا۔ ان تمام واقعات سے اچھی طرح واضح ہو گیا۔ کہ ہندوستان ریاست کے ان علاقوں میں بھی آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جہاں اسے سب سے زیادہ حمایت حاصل ہونے کا دعویٰ ہے۔ ہاں اگر اس کی اپنی فوجیں وہاں موجود ہوں اور ساری ریاست پر اس کا کنٹرول تسلیم کیا جائے۔ تو پھر اسے استصواب رائے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن ایسی نام نہاد استصواب رائے کی ایک ڈھونگ سے زیادہ حیثیت نہیں ہوگی۔ مذکورہ حالات ظاہر ہے۔ کہ سر ڈکسن کے ناکام رہنے کی نہ یہ وجہ ہے کہ انہوں نے پوری طرح کوشش نہیں کی۔ اور نہ یہ کہ پاکستان کی طرف سے تعاون میں کوئی کمی رہی بلکہ اس کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ ہندوستان بین الاقوامی ذمہ داری کو ادا کرنے سے عمداً گریز کرتا رہا۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ کشمیر کا ایک ہی حل ہے اور وہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہے۔ اس وقت تک تمام کوششیں بے نتیجہ رہی ہیں۔ ہندوستان سلامتی کونسل کے فیصلوں کی صریح خلاف ورزی کرتا چلا گیا ہے۔ اس لئے سلامتی کونسل کا یہ فرض ہے کہ وہ آئندہ ایسے اقدامات کرے کہ جن کے نتیجے میں ہندوستان بین الاقوامی فیصلوں کا احترام کرنے اور ان کو عملی جامہ پہنانے پر مجبور ہو جائے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے فرمایا ہندوستان اور پاکستان میں اس وقت تک حقیقی دوستی قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ کشمیر کا مسئلہ منصفانہ طریق پر حل نہیں ہو جاتا۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ اگرچہ ہندوستان کے عدم تعاون کے باعث سر ڈکسن کی مساعی ناکام ہو جانے سے پاکستان کے عوام کو سخت مایوسی ہوئی ہے تاہم ہندوستان سے جو دوسرے معاہدے ہوئے ہیں وہ بدستور پورے کئے جائیں گے۔

ٹائیگو کیلئے فیصلہ کن جنگ کا آغاز

ٹوکیو ۲۳ اگست۔ کوریا میں ٹائیگو کے لئے فیصلہ کن لڑائی شروع ہو گئی ہے شمالی کوریا کی فوجیں اب ٹائیگو سے شمال کی جانب ۱۰ میل دور ہیں جہاں شدید لڑائی ہو رہی ہے اور امریکہ کے پیچھے ڈویژن نے دشمن کے محاذ پر جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحق صاحب ایل ڈی ایس پرنسپل ڈنٹل کالج کے لئے اعلیٰ ترین اعزاز

خدمات جلیلہ کے عوض آپ رائل کالج آف سرجنز کے فیلو منتخب ہوئے ہیں

لاہور ۲۳ اگست۔ مکرم جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب وائس پرنسپل ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹسٹری انگلستان کے رائل کالج آف سرجنز میں فیلو منتخب ہوئے ہیں۔ یہ سب سے بڑا اعزاز ہے۔ جو رائل کالج کی طرف سے نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر لائق ترین ڈاکٹروں کو عطا کیا جاتا ہے۔ رائل کالج کے ڈنٹل سرجری کے شعبہ کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس ضمن میں جو خط موصول ہوا ہے۔ اس میں آپ کی خدمات جلیلہ کو سراہتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ڈنٹل تعلیم کے میدان میں آپ کی بلند پایہ خدمات نے آپ کو اس اعلیٰ ترین اعزاز کا صحیح معنوں میں مستحق بنا دیا ہے۔

ادارہ الفضل ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں اس اعزاز کے ملنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قوم و ملک کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان خدمات کا بہترین اجر عطا کرے۔ آمین

رائے دہندگان کی فہرستوں کے متعلق دعاوی پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

لاہور ۲۳ اگست۔ گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر نے پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں رائے دہندگان کی فہرستوں پر دعاوی اور عذرات وصول کرنے کی میعاد میں دو ہفتوں کی توسیع منظور کر دی ہے۔ اب یہ عذرات ۳۱ اگست ۱۹۵۰ء کی بجائے ۱۴ ستمبر ۱۹۵۰ء تک پیش کئے جا سکیں گے۔

لیاقت علیخان موسم سرما میں انڈونیشیا تشریف لے جائینگے

کراچی ۲۳ اگست۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اس سال سردیوں میں حکومت انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو کی دعوت پر سرکاری مہمان کی حیثیت سے انڈونیشیا جائیں گے۔

آج پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ میزبان کی حیثیت سے یہ دوس کا کام ہے کہ وہ میرے واسطے جانے کی تاریخ مقرر کرے گذشتہ سال اس نے ۱۴ اگست کی تاریخ مقرر کی تھی۔ چونکہ ۱۴ اگست کو پاکستان بھر میں یوم پاکستان منایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ منظور نہ کی گئی۔ اس کے بعد کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

کراچی ۲۳ اگست۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۰ ستمبر کو یہاں منعقد ہو رہا ہے جس میں چوہدری خلیق الزمان کے استعفیٰ

سر ڈکسن لندن روانہ ہو گئے

کراچی ۲۳ اگست۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن آج صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اپنی رپورٹ کہاں تیار کروں گا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک لندن میں قیام کریں گے۔ اور پھر سلامتی کونسل کو اپنی ناکامی کی اطلاع دینے لیک سیکسس روانہ ہوں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو ایپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سالانہ ڈیٹیگز۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۴ اگست

اشتراکی خطرہ اور جمہوریتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت جمہوری ممالک خاص کر برطانوی امریکی بلاک کو جو خطرہ درپیش ہے وہ کمیونزم ہے جمہوری ممالک نے شروع شروع میں اس خطرہ کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ وہ اسکو ایک آڈیالوجی کی حیثیت سے دیکھتے رہے۔ اور کمیونسٹوں کو محض ایک خاص آڈیالوجی رکھنے والی ایسی ہی پارٹی سمجھتے رہے۔ جیسی کہ دوسری ملکی پارٹیاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ اولین جمہوری اصول یہی ہے کہ ملک کے افراد اس کے حدود میں رہتے ہوئے جو چاہیں آڈیالوجی رکھیں۔ اور جو پارٹی چاہیں بنائیں کسی طرح کی آئینی پابندی کسی پارٹی پر نہیں ہونی چاہیئے جو ملک کی آزادانہ نشو ونما میں حائل ہو۔

جمہوریت کا دوسرا بنیادی اصول ہے کہ جو ملکی پارٹی اپنی اکثریت بنالے وہی برسراقتدار آنے کا بھی حق رکھتی ہے۔ اگرچہ عدل وانصاف کے معاملہ میں برسراقتدار پارٹی کا یہ فرض ہے کہ وہ مخالف پارٹیوں کے افراد کے ساتھ بھی یکساں سلوک کرے۔ جہاں تک دوسری ملکی پارٹیوں کا تعلق ہے۔ یہ اصول صحیح طور پر کام کرتا رہا ہے۔ اور اگرچہ کسی جمہوری مثالی ملک میں جیسا کہ برطانیہ یا امریکہ ہیں حکومتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ مگر یہ تبدیلیاں امن وامان کے ساتھ ہوتی رہی ہیں کبھی شاذ ونادر ہی خون خرابہ تک نوبت پہونچی ہوگی۔ ایسی پُر امن تبدیلیوں کی جمہوریت اجازت ہی نہیں دیتی۔ بلکہ ایسی تبدیلیوں کو ملکی بہبودی کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ ورنہ ملک کی ترقی رک جاتی ہے۔ اور جمہوریت کے اصل اصول ہی کو نقصان پہونچتا ہے۔

شروع شروع میں امریکہ برطانیہ اور دوسرے جمہوری ممالک نے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ کمیونسٹوں کو بھی ایک ایسی ملکی جماعت سمجھا جو باقیوں سے مختلف آڈیالوجی رکھتی ہے۔ اور جو صرف اپنے ملک کے حدود میں رہ کر اپنے ملک کے مفاد کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ چنانچہ ان تمام جمہوری ممالک میں سوشلزم جو کمیونزم ہی کی ایک شاخ ہے خوب پھلا پھولا۔ یہاں تک کہ برطانیہ میں آجکل لیبر پارٹی ہی برسراقتدار ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ برطانیہ جیسی مثالی جمہوریت میں بھی کمیونزم یا اس کی کسی شاخ کو ہمیشہ کے لئے کچل ڈالنے کا خیال پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کارل مارکس جو کمیونزم کا جد امجد ہے اور اس کے ساتھی اینگلز نے فلسفہ کمیونزم کی تکمیل برطانیہ ہی میں کی۔ اور برطانیہ نے ان کی تصنیفات پر کبھی پابندی عائد نہیں کی۔ حالانکہ کارل مارکس اپنے پیدائشی وطن میں وہ کام قطعاً نہیں کرسکتا تھا جو اس نے برطانیہ میں رہ کر کیا۔

برطانیہ یا امریکہ جمہوریت کے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے تھے۔ دوسرے شروع شروع میں کمیونزم محض ایک آڈیالوجی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور اگر اپنے ہی ملک میں یہ آڈیالوجی کامیاب بھی ہو جائے۔ اور ملک میں کمیونسٹوں کی اکثریت بھی ہو جائے۔ تو کوئی اندیشہ والی بات نہیں تھی۔ کیونکہ اپنے ملک کے افراد کا حق ہے۔ کہ خواہ وہ کوئی آڈیالوجی اختیار کریں۔ اس میں ان کا اپنا ہی نفع ونقصان ہے۔

ان اور دیگر ایسی وجوہات کی بناء پر جمہوریتوں نے کمیونزم کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا۔ اور اس کا لٹریچر بغیر روک ٹوک کے اپنے اپنے ملک میں پھیلنے دیا۔ مگر جب روس میں کمیونزم کے نام پر انقلاب ہوا۔ تو جمہوریتوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ چند ہی سالوں میں روسی انقلاب نے ثابت کردیا۔ کہ اب کمیونزم محض ایک بے دست وپا آڈیالوجی نہیں ہے۔ بلکہ ایک طاقت اسکے پیچھے قائم ہوگئی ہے۔ پہلے پہلے تو جب تک روس اپنی اندرونی کشمکش میں مصروف رہا تو جمہوریتوں کا خیال تھا۔ کہ کمیونزم روس میں بھی اپنی موت مرجائے گا۔ اس لئے اس نئی صورت حال سے بھی کوئی خاص خطرہ انہیں محسوس نہ ہُوا۔ وہ کمیونسٹوں سے ویسا ہی رواداری کا سلوک کرتی چلی گئیں جیسا کہ پہلے کر رہی تھیں۔

روس نے اگرچہ کمیونزم کا نیا چولہ پہنتے ہی اپنے دانت دکھانے شروع کردیئے تھے لیکن چونکہ اس وقت روس کو ایک کمزور طاقت سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے جمہوریتوں نے اس کی چنداں پرواہ تو نہ کی۔ اگرچہ اب کمیونزم کی آڈیالوجی کی غلطیاں دکھانے میں پہلے کی نسبت زیادہ زور دکھانا شروع کردیا۔ کمیونزم کے خلاف کافی لٹریچر شائع کیا گیا۔ مگر اس کے باوجود کمیونسٹ پارٹیاں ترقی کرتی گئیں۔ اور اب انہوں نے بجائے محض زبانی پروپیگنڈا کے عملی اقدام بھی شروع کر دیئے۔ اور ہر ملک کے مزدوروں اور کسانوں کو منظم کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بڑے بڑے کارخانوں اور حکومت کے محکموں میں ہڑتالوں کی راہ نمائی کرنے لگے۔ ہر ملک میں انہوں نے خاصہ اثر پیدا کرلیا۔ جمہوریتیں اگرچہ ان کے خلاف کارروائیاں کرتی رہیں۔ مگر وہ نہایت خفیف تھیں۔ بہرحال اس دور میں بھی کمیونسٹوں کے ساتھ جمہوریتوں نے نہایت روادارانہ سلوک اختیار کئے رکھا۔

اب اس کی وجہ شائد زیادہ تر یہی تھی۔ کہ جمہوریتیں روس کو اور خود اپنے ملکی کمیونسٹوں کے مقابلہ میں اپنی مادی طاقت پر بھروسہ کرتی تھیں۔ اور یقین رکھتی تھیں کہ روس بھی مختلف ممالک میں کمیونسٹوں کو ایسی مدد نہیں دے سکتا۔ جس سے ان میں انقلاب آجائے۔ وہ اپنی پالیسی اور مادی طاقت پر مطمئن تھیں۔ یہاں تک کہ دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام پر انہوں نے صحیح طور پر روسی خطرہ کو محسوس کرنا شروع کیا۔ اور آج یہ نوبت پہونچی ہے کہ جمہوریتوں کے سامنے اس سے عظیم خطرہ اور کوئی نہیں ہے۔

آج بھی جو خطرہ ہے وہ دراصل خالص کمیونزم کا نہیں ہے۔ اگرچہ نام کمیونزم کا ہی لیا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ ہے مگر حقیقی خطرہ کی وجہ شائد کمیونزم کی آڈیالوجی نہیں ہے۔ اگر اتنا ہی خطرہ ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ یہ ممکن تھا کہ جمہوریتیں اپنے اپنے ملک میں ایسی تبدیلیاں کرلیتیں جو ملک کے مزدوروں اور غریب کسانوں کو مطمئن کرسکتیں اور یہ حقیقت ہے کہ جمہوریتیں اس ضمن میں کافی اقدام لینے لگی ہیں اور سرمایہ داری کی کئی پہلوؤں سے ناکہ بندی کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ میں بہت سی اصلاحات ہوچکی ہیں۔ اور ان کے زیر اثر ممالک بھی ان کی تقلید میں ایسا کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے جہاں تک کمیونزم کے اصولوں کا تعلق ہے۔ جمہوریتیں کوئی خاص خطرہ محسوس نہیں کرتیں۔ اور اگر یہ خطرہ یہیں تک رہتا تو شائد وہ اسکو پہلے کی طرح اب بھی خاطر میں نہ لاتیں۔ لیکن خطرہ جو اب پیدا ہوگیا ہے وہ یہ ہے کہ روس میں جو صورت کمیونزم نے اختیار کرلی ہے۔ وہ پرلے درجہ کی انسانیت کش ہی نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی غیر معمولی روک پیدا نہ ہوئی تو ڈر ہے کہ ساری دنیا ایک بہت بڑی جیل میں نہ منتقل ہو جائے۔ جس کا واحد امر مطلق سٹالین یا اس کا کوئی جانشین ہوگا۔

روس میں جو انقلاب ہوا ہے وہ بظاہر کمیونزم کے نام پر ہی ہوا ہے۔ اور روس کو بھی یہی دعوےٰ ہے۔ کہ روس میں سوشلزم کی حکومت ہے مگر دراصل یہ ایک نہایت بدترین قسم کی شہنشاہیت ہے۔ جس کی بنیاد سراسر دہریت اور انتہائی درجہ کی مادہ پرستی اور لادینی پر ہے۔ جس میں کسی نیکی اور رواداری یا انسانی جذبات کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جو تمام دنیا کو ایک ایسی غلامی کی لپیٹ میں لانا چاہتی ہے۔ کہ جس کے متعلق صحیح معنوں میں کہا جاسکتا ہے

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

اس کا سیدھا سا ثبوت یہ ہے کہ آج روسی عملداری میں کسی دیگر آڈیالوجی کی تبلیغ قطعاً نہیں ہوسکتی۔ اس کی سیدھی سی مثال یہ ہے کہ فرض کیجئے آج پاکستان کا کوئی تبلیغی اسلامی مشن وہاں تبلیغ کرنا چاہے تو اسکو قطعاً ایسی اجازت نہیں مل سکتی۔ جماعت احمدیہ نے دنیا کے قریباً تمام ممالک میں تبلیغی مشن کھول رکھے ہیں۔ لیکن روسی عملداری میں ایسے کسی مشن کا قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔ روس میں مذہب کی آزادی کے متعلق ہم جو کچھ سنتے ہیں یہ محض فریب ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں لاکھوں مسلمانوں کو محض اسلام کی وجہ سے فنا کر دیا گیا ہے

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلام کا پہلا اصول ہے لا اکراہ فی الدین لیکن جب ایک ملک جو ایک خاص آڈیالوجی کا علمبردار ہو۔ وہ اگر اسلام کی تبلیغ کو روکتا ہے۔ تو اسلام میں کم سے کم ایسے ملک کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اس ملک کی آڈیالوجی کو بھی اسلامی ملک میں روک دیا جائے۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ لیکن روس جو لٹریچر ہمارے ملک میں پھیلا رہا ہے۔ وہاں صرف آڈیالوجی کا ہی سوال نہیں بلکہ وطنی وفاداری کا بھی سوال ہے۔ اس لٹریچر میں کھلم کھلا یہ تلقین ہوتی ہے۔ کہ کسی ملک کی کوئی سوشل انجمن روس سے جہاں سوشل نظام قائم ہو چکا ہے تعلق رکھے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ ہر ملک کے سوشلسٹوں کی وفاداری اپنے

(باقی دیکھیں ص۸)

اسلام ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے

از حکیم الدین احمد صاحب خانیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتراکیت دنیا کے سامنے یہ مساوات پیش کرتی ہے کہ لوگوں کو برابر برابر روٹی ملے۔ برابر برابر کپڑا ملے۔ ایسے ہی باقی معاشی سامان۔ اسی نظریہ کے نتیجے نے جو عقل انسانی سے گھڑا گیا ہے ساری دنیا میں شور برپا کر دیا ہے۔ سرمایہ داری کے پوجاری اس تحریک کو اپنے خاتمہ کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ اور بلند بانگ دعاوی کر رہے ہیں کہ ہم اسے مٹا دیں گے۔ مگر ان کا بمقابل خوشس ہے کہ باوجود مخالفت کے اس کی تحریک بڑھ رہی ہے۔ اس کی ترقی دیکھ کر شائد ایک مسلمان کے دل میں خیال آوے کہ کیا واقعی اشتراکیت آئندہ دنیا کو اپنے اندر سمیٹ کر امن قائم کر دے گی۔ اور کیا تمام دنیا میں انجام کار اس کا جھنڈا لہرائے گا؟

سو معلوم ہو کہ خدا کے کلام پاک قرآن مجید اس بات کی دعویدار ہے کہ بالآخر اسلام کا نظریہ دنیا میں رائج ہو گا۔ اور اسی پر دنیا کا خاتمہ ہو گا۔ اور وہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل یہ دعوے کر چکا ہے۔ کہ اس کا نظریہ ہی دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس کی تعلیم سب تعلیموں سے افضل ہے۔ جو مساوات اسلام پیش کرتا ہے اس کی مثال دوسری دنیا نہیں پیش کر سکتی۔ چنانچہ ناقص عقل کی تجویز کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ان ربك يبسط الرزق لمن يشآء ويقدر

خدا جسے چاہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔ مال و دولت کی فراوانی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس میں کمی کرنا بھی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ پھر جس کے لئے وہ چاہے فراوانی پیدا ہوتی ہے۔ نہ کہ جس کے لئے دنیا چاہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خبیر و بصیر ہے۔ وہ اپنی مخلوق کو اچھی طرح جانتا ہے۔ ان کے مخفی در مخفی حالات کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ کیونکہ وہ مالک ہے اس لئے وہ اپنی ملکیت سے ہر جاندار کو اپنی ہی مرضی سے (بغیر دخل کسی انسان کے) رزق عطا کرتا ہے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اعتراض کرے۔ کیونکہ یہ دولت یہ رزق یہ عزت تمام تر اس کی ملکیت سے ملا ہے تمہارا حق یا حصہ کر کے نہیں دیا کہ یہ حق خدا کے ذمہ واجب الادا تھا۔ بلکہ اس کے احسان سے سب کچھ ملا ہے۔ اور احسان کے متعلق ہر ایک دانشمند جانتا ہے۔ کہ اگر زید چار آدمیوں میں ایک لاکھ روپیہ تقسیم کرے اس طریق پر کہ وہ عمر کو ۲۰ ہزار دے دے اور بکر کو دس ہزار اور فضل کو ۵ ہزار لیکن قمر کو ۶۵ ہزار دے دے۔ تو کسی غیر شخص کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اعتراض ہے کہ زید نے انصاف نہیں کیا مساوات کو برقرار نہیں رکھا عقل سے کام نہیں لیا۔ زید نے یہ تمام روپیہ اپنی گرہ سے احسان کے طور پر دیا تھا نہ کہ کسی کا اس نے قرض دینا تھا۔

سو جب دنیا میں ہم چھوٹے سے چھوٹے کام میں اپنی مرضی سے تفاوت پیدا کر لیتے ہیں۔ تو صانع حقیقی کی تقسیم ان ربك يبسط الرزق لمن يشآء ويقدر کو کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور اس تفاوت میں جو اسرار مخفی ہیں۔ ان کا مالک عالم حقیقی کیوں نہیں مانا جاتا جہاں یہ ناقص عقل نہیں پہنچ سکتی۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نحن قسمنا بينهم معيشتهم
في الحيوٰة الدنيا ورفعنا
بعضهم فوق بعض درجات
ليتخذ بعضهم بعضا سخريا

دنیا میں رزق کی تقسیم صرف میرے ہاتھ میں ہے۔ اور اس رزق کی زیادتی و کمی کی وجہ سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ تاکہ دنیا کے لوگ ایک دوسرے کو اپنے درجات اور منصب کے لحاظ سے مددگار بنا دیں۔

یہاں دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اول یہ کہ ادنیٰ زندگی کے معیشت کے تمام کے تمام سامان خدا کی طرف سے تقسیم کئے گئے ہیں۔ کسی کو غریب بنایا ہے۔ کسی کو امیر کسی کو باوقار کسی کو فقیر کسی کو صحت مند کسی کو مریض غرضیکہ یہ تمام بخششیں خداوند کریم کی طرف سے ہیں اور یہ تمام تر تفاوت جو اشتراکیت کے نظریہ کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ تمام تر خداوند کریم کی طرف سے ہے۔

دوسری بات یہ بیان فرمائی ہے کہ تفاوت معیشت اس لئے پیدا کی گئی ہے۔ تاکہ انسان اپنی مختلف قوتوں اور خواہش اور قابلیتوں اور مختلف طبائع کے ماتحت جیسا چاہے اپنی اپنی خاصیت اور طبیعت کے مطابق کام کرے زید کی طبیعت ہل چلانے کی طرف مائل ہے تو بکر کی تجارت کی طرف۔ عمر کی مکینکو کی طرف مائل ہے تو فضل چاہتا ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اور دنیا کا عالم بنے۔ اور ان مختلف کاموں کی وجہ سے ان کی دولت ان کی زندگی ان کے رزق میں تفاوت پیدا ہوتا ہے۔ جو ایک طبعی امر ہے۔ مگر آج اشتراکیت کی تحریک سانپ کی کینچلی کی طرح ہے۔ جو دور سے چمکیلی معلوم ہوتی ہے۔ چھونے سے ملائم مگر اس کے اندر زہریلا سانپ متمکن ہوتا ہے۔ جو اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ یہی حال اشتراکیت کا ہے۔ کیونکہ مساوات کے پردہ میں کارل مارکس کا ماٹو لا سلاطین لا کلیسا لا الٰہ اپنی زہر سے زہر آلود کر دیتا ہے۔ اور ایک موحد اپنے حقیقی خدا سے بے بہرہ ہو کر دہریت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

تیسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وما من دابة الا على الله رزقها۔ ہر جاندار کو روزی دینا خدا کے ذمہ ہے۔ اس کا بھاری ثبوت دنیا میں بچہ کی پیدائش ہے۔ جس کی کیفیات سے اشتراکیت کا نظام بنانے والا ابھی نہیں بچ سکا۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اسی وقت ماں کی چھاتی میں دودھ اتر آتا ہے۔ اور اس طرح مناسب غذا اس کو مل جاتی ہے۔ اور اسی عطا ربی سے حصہ پا کر وہ دو سال کی عمر تک پہونچتا ہے۔ ان دو سالوں میں اس نے کس مساوات سے حصہ لیا تھا؟ جبر اپنی زندگی کا حصر کر کے وہ مساوات کو اپنے لئے کامیابی سمجھے۔ اور حقیقی رازق سے مونہہ پھیر کر بیٹھ جاوے

چوتھی جگہ فرمایا کہ

ولا تقتلوا اولادكم خشية
املاق نحن نرزقهم واياكم

بھوک کے ڈر سے تم اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو۔ رزق خدا دینے والا ہے۔ تم کو بھی اور ان کو بھی اس لئے اس ذات سے فضل مانگو اور بھوک کی آزمائش میں صبر کر کے پار ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا دار الابتلاء ہے دار الجزاء یا دار القیام نہیں دار القیام میں البتہ بھوک نہ ہو گی۔ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی۔ مگر یہ دنیا تو فالهمها فجورها وتقوٰها کے ماتحت آزمائش کی دنیا ہے۔ جو بھوک پر صبر کرے گا کامیاب ہو جائے گا۔ اور جس نے بے صبری دکھائی وہ دنیا کی کسی گندگی پر مونہہ مار کر خائب و خاسر ہو گا۔ اسی طرح ایک دولتمند اگر اپنے غریب ہمسائے کی مدد نہیں کرتا اور حق للسائل والمحروم کے ماتحت اپنے مال کا ایک حصہ فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتا۔ تو اس کے لئے بھی ناکامی ہی ناکامی ہے۔ کیونکہ یہ دنیا جیسے غریب کے لئے آزمائش ہے ایسے ہی بلکہ اس سے کہیں زیادہ دولتمند کے لئے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا جعلنا ما على الارض زينة
لها لنبلوهم ايهم احسن
عملا

کہ ہر انسان کے لئے یہ دنیا آزمائش ہے اور دولتمند اور فقیر کے تفاوت میں ہی انسان کو احسن عمل کرنے کی توفیق ملتی۔ ورنہ اگر ہر ایک انسان برابر کی دولت اپنے پاس رکھتا ہوتا۔ تو پھر کس سے فضل لیا جاتا اور کس کو دیا جاتا۔ اور صبر اور تحمل کا موقعہ کب پیش آتا۔

ماسوا ان باتوں کے جو اوپر والے بیان میں پیش کی گئی ہیں۔ ایک چیز یہ بھی ہے کہ اشتراکیت صرف روٹی میں مساوات پیش کیوں کرتی ہے؟ روٹی کے علاوہ دنیا کی اور بھی بہت نعمتیں ہیں جن کے لئے انسان کوشاں رہتا ہے۔ بلکہ ان کے حصول کے لئے جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ اس جیسا عقلمند دنیا میں کوئی نہ ہو۔ انسان چاہتا ہے اس کی عزت سب سے زیادہ ہو۔ انسان چاہتا ہے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا عالم ہو۔ انسان چاہتا ہے کہ وہ دنیا کا اعلیٰ ڈاکٹر۔ فلاسفر ہو۔ اس کی بینائی اس کے تمام ظاہری و باطنی قوے سب انسانوں سے زیادہ اعلیٰ و برتر ہوں۔ تو پھر غریب کیوں راضی ہو گا۔ کہ وہ صرف روٹی پر اکتفا کر کے بیٹھ جاوے۔ اور اس کے پیچھے باقی تمام ہنروں علموں سے عزتوں سے محروم رہ جائے۔ کیا اشتراکیت اس غریب کے لئے دنیا کی باقی خوشی کی اشیاء میں مساوات پیدا کر سکتی ہے۔ کیا جتنا زید عقلمند ہے اتنا ہی ایک غریب کند ذہن بکر کو عقل عطا کر سکے گی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ خدائے قادر و کریم رازق و حکیم کے قبضہ میں ہے۔ کیونکہ یہ تمام تر دولتمندی اور یہ تمام تر غربت اور یہ تمام تر عقلمندی اور یہ تمام تر بغاوت اسی کی طرف سے ہے۔

پھر ماسوا اس کے یہ امر بھی مانع ہے کہ اشتراکیت کے ذریعہ سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب تک جتنی قومیں اس بلاک میں داخل ہوئیں ان میں بہرحال قومی اختلاف موجود ہے۔ اور پھر سب سے زیادہ مذہبی اختلاف ہے۔ اور یہ دونوں وجوہ پھر تفاوت کو پیدا کرنے کا موجب ہیں۔ کیونکہ اشتراکیت کا بانی ایسے ہی دہریہ ہے۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک میں داخل ہونے والی قومیں، بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والی بھی ہیں، عیسائی مذہب سے بھی اور اسلام سے بھی۔ تو یہی تفاوت پایا گیا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ تمام مذاہب کو ایک نظریہ پر اکٹھا کر دیا جائے گا۔ یا کسی وقت اکٹھا ہونا پڑے گا۔ اور وہ دہریت ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا

انسان کی فطرت خدا کی فطرت پر ہے۔ وہ انجام کار اس کی توحید کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور اس کی فطرت توحید کے دلائل کو سنکر بول اٹھے گی کہ واقعی دنیا کی الاشتول سے وہ گمراہ ہو گئی تھی۔ مگر حجت اور دلائل کے سننے پر اس کے پاس کوئی چارہ نہیں کہ وہ خالق حقیقی کا انکار کرے۔ سو یہی اسلام ہے اور انشاء اللہ العزیز اسی نظام پر دنیا اکٹھی کی جائے گی۔ جس کا بیج بویا گیا ہے۔ اور وہ عنقریب تمام دنیا کو اپنے اندر سمیٹ لے گا۔ پھر وہی کچھ ہوگا۔ جو خدا نے چاہا کہ ان الدین عند اللہ الاسلام کیونکہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل تمام دنیا کے فلاسفروں کو چیلنج دے کر قرآن مجید نے یہ فرما دیا تھا کہ اس کا ہی نظام اعلےٰ و برتر ہے اور وہی انجام کار دنیا میں قائم ہو کر رہے گا اور اسی پر دنیا کا خاتمہ ہوگا۔ اسی واسطے فرمایا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً

اب اس بیان کو ختم کرتے ہوئے اس امر کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ کہ اسلام ہی سرمایہ داری کو ختم کرتا ہے۔ اور اعلےٰ و افضل طریق پر حقیقی مساوات کو پیش کرتا ہے۔ اور وہ راستہ پیش کرتا ہے جس پر چل کر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتٰھم اللہ من فضلہ (نساء ع ۵)

کہ جو لوگ اپنے روپیہ پیسہ کے گھمنڈ میں زمین پر اکڑ اکڑ کر تکبر سے چلتے ہیں۔ انہیں خدا کی رضا حاصل نہیں ہوگی۔ اور یہی لوگ مال کو بخل سے جمع کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو بھی جمع کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ غرضیکہ خود بھی سرمایہ دار ہیں

اور سرمایہ داری کی حمایت میں دنیا کو بھی کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے خدا محبت نہیں کریگا کیونکہ یہ لوگ دنیا کی لعنت پر گر گئے۔ کس شاندار پیرایہ میں سرمایہ داری کا خاتمہ کیا ہے۔ اور دنیا کے وبال میں پڑنے سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ مگر کاش کوئی سمجھے

اسی پر بس نہیں بلکہ جابجا عیش پسندی سے منع فرمایا اور اس کی اصل جڑ کو کاٹ دیا ہے فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام من عمل الشیطٰن کہ یہ دنیا کے عیش کے سامان جن سے خدا بھول جاتا ہے۔ شراب جوا اور اس کے حصول کے تمام ذرائع ناپاک ذرائع ہیں۔ پھر فرمایا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین کہ فضول خرچی مت کرو۔ خدا فضول خرچوں سے محبت نہیں کرتا۔

کیا جس طرح قرآن مجید نے سرمایہ داری کی بیخ کنی کی ہے۔ اس طرح اشتراکیت بھی کرتی ہے؟ اور مساوات کے لئے جن جن عیش پسندی کی اشیاء کو حرام کیا ہے۔ کیا اشتراکیت بھی کرتی ہے۔ اور کیا وہ اصول جو اسلام نے غریب مسافر، یتامےٰ، بیوگان، پڑوسی کے لئے مندرجہ ذیل آیات میں پیش کی ہیں۔ اشتراکیت بھی پیش کرتی ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ اشتراکیت محض عقل کی اختراع سے ظہور میں آئی ہے۔ اور اسلام خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ جو تمام اسرار اور انسانوں کی تمام ضرورتوں کو بکمالہٖ جانتا ہے چنانچہ حکم ہوتا ہے

وات ذی القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیراً لا تجعل یدک مغلولۃً الیٰ عنقک لا تمش فی الارض مرحاً وانک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولاً - واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم

کہ اپنے رشتہ داروں کو اپنے مال سے کچھ دو۔ مسکین غریب کو مسافر کو بھی۔ خود ہی سارا مال خرچ نہ کرو۔ پھر فرمایا کہ سرمایہ اکٹھا مت کرو۔ کیونکہ اس کے بہت نقصانات ہیں۔ بڑا نقصان یہی ہے۔

کہ تکبر اور نخوت پیدا ہوتی ہے۔ پھر فرمایا حقیقی مقصد حاصل کرو۔ خدا کی عبادت کرو والدین سے سلوک سے پیش آؤ اور ان پر احسان بھی کرو۔ رشتہ دار پر بھی۔ یتامیٰ پر بھی۔ رشتہ دار کے پڑوسی پر اور ہمسائے پر اور دوست پر اور مسافر پر اور غلام پر بھی احسان کرو۔ ایک دوسرے کا حرام مال نہ کھاؤ۔ تاکہ تم سیدھی راہ پر گامزن ہو۔

غرضکہ قرآن مجید میں تمدنی زندگی کے لئے اس قدر وضاحت سے احکام موجود ہیں کہ اسکے ہوتے ہوئے کسی منصف مزاج کو دنیا کی تجویز کردہ کسی ناقص تحریک پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر قرآن مجید کی تفصیل احادیث نبویہ میں جگہ جگہ پر صدقات وخیرات کی تلقین کی گئی ہے۔ رمضان کا مہینہ بھی اسی مساوات کی یاد ہے۔ قسم کا کفارہ اور ظہار کا کفارہ میں بھی مساکین کو روٹی کھلانے کا حکم موجود ہے۔ مگر یہ اس لئے ہے تا ان احکام پر عمل کیا جائے۔ اور عمل کر کے دنیا کو بتایا جاوے کہ یہی اسلام ہے۔ اور اسی نظام نے ہی زندگی کے ہر شعبہ پر روشنی ڈالی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶)

علاج:- مریض کو ابتداء میں (۱) پوٹاسیم پرمنگنیٹ پلز ۲-۲ گرین کی گولی ہر ساعت لساعت دیں۔

(۲) کےاولین - ایک اونس پانی ۲۴ اونس میں حل کر کے برف سے سرد کر کے ہر اجابت کے بعد ایک ایک اونس پلائیں۔

(۳) سلفاگوانیڈین یا سکسنل سلفاتھایازول یا تھالازول کی گولی ہمراہ سکنجبین لیموں دیں۔ اگر مریض کی آنکھیں اندر کو دھنس گئی ہوں اور بدن سرد ہو رہا ہو تو نارمل سیلائن ۳-۴ پائنٹ کا ورید ی ٹیکہ کر دیں۔

نارمل سیلائن کا نسخہ یہ ہے۔

سوڈیم کلورائیڈ	۱۲۰ گرین
کیلسیم کلورائیڈ	۴ گرین
پوٹاسیم کلوریٹ	۶ گرین

ان اجزاء کو ایک پائنٹ مطہر پانی میں حل کر کے ٹیکہ کیا جاتا ہے۔

تقویت قلب کے لئے کورامین ۲ سی سی کا ٹیکہ کریں۔ اگر بدن سرد ہو جائے تو کمفر ان ایتھر ایک سی سی کا ٹیکہ کریں۔ سیلین فورٹ دے مین سی (۔۔۵ ملی گرام کا ٹیکہ کرنا پنسیلین سوڈیم جی کا ٹیکہ کرنا بھی مفید ہے۔ ان تدابیر کے علاوہ یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے۔

ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک	۱۵ منم
سپرٹ ایتھرس	۲۰ منم
ٹنکچر اوپیم کیچوبیٹ	۵ منم
ٹنکچر اوپیم کیپرو فلائی	۵ منم
ٹنکچر اوپیم جونی پر	۵ منم
ایکوا کمفر	ایک اونس

ملا کر ایسی ایک ایک خوراک ہر دو گھنٹے بعد دیں

دیسی نسخہ:۔ نارجیل دریائی بہتہ گلاب میں خوب گھسکر بار بار چٹانا تخم لیموں کاغذی منہ میں چبانا بھی مفید ہے کثرت قے کو روکنے کے لئے فم معدہ پر شرخ مرچ اور فلفل سیاہ پانی میں گھسکر لیپ کرنا مفید ہے۔ مریض کی انتڑیوں کو گرم رکھنا۔ اور آسے جس قدر پانی ہضم ہو سکتا ہو۔ پانی ہمراہ افشردہ لیموں پلانا مفید ہے۔ غذا ڈبل روٹی کا رس لگو کی تیلی بسکٹ۔ ... کی سفیدی کا پانی ... دیں۔

دعائے مغفرت!

(۱) سید احمد علی اصغر شاہ صاحب دیہاتی مبلغ سکنہ چک نمبر ۱۱۷ جنوبی سرگودھا قریباً تین ماہ بیمار رہنے کے بعد آٹھ و نو اگست کے درمیان شب کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سلطان احمد واقف زندگی ربوہ

(۲) میری لڑکی اقبال بیگم ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۰ء بروز پیر ۴ بجے صبح فوت ہو گئی۔ عزیزہ بڑی نیک تھی۔ عرصہ ڈیڑھ سال ٹی۔بی کی بیماری رہی۔ دردمند احباب عزیزہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

سردار احمد ٹیلر ماسٹر محلہ رام پورہ پشاور

(۳) میرا چھوٹا لڑکا تنویر الحق ...... مورخہ ۱۴ جون بروز سوموار وفات پاکر اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اہلیہ رحمت حق احمدی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

("نجات" بقیہ صفحہ ۵)

اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ بھی ایک قدم کے بدلے دس قدم آگے بڑھتا ہے۔ اور اگر بندہ دوڑ کر آئے تو خدا ہوا کی طرح آکر اس سے سینہ سپر ہو جاتا ہے اور اپنے کشف اور الہام سے اس کی تسلی اور راحت کے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اور انسان خدا تعالےٰ میں گم ہو کر ایسے قسم کے سرور و لذت کو حاصل کرتا ہے جو ہزار جنتوں اور نعمتوں سے بہتر اور مبارک ہوتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس دنیا میں ہی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور جنت اور دائمی زندگی کے وارث ہوئے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نجات

(از مکرم مولوی عبد المنان صاحب (مولوی فاضل) واقف زندگی امریکہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

جہاں عیسائی مذہب کفارہ کو تسلیم کرنے اور ہندو مذہب لین ہونے (یعنی خدا میں کھوئے جانے) کو ذریعہ نجات قرار دیتے ہیں وہاں اسلام کا یہ مذہب ہے کہ نجات دراصل خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ ہاں فضل الٰہی کو جذب کرنے کے لئے اعمال صالحہ وحسنہ بجالانے ازحد ضروری ہیں ....

عیسائی مذہب کفارہ پر ایمان نہ لانے سے جہنم کی سزا کو دائمی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح ہندو مذہب بھی تناسخ کو پیش کرتا ہے کہ انسان کی روح اپنے گناہوں کی وجہ سے حیوانات۔ جمادات۔ نباتات کے مختلف قالبوں میں جنم لیتی رہتی ہے یعنی یہ سب چیزیں کسی وقت انسان .... تھے جو اپنے اعمال سیئہ کی وجہ سے ان قالبوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ گویا یہ قالب ان کے لئے جیل خانے کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں سزا دینے کی غرض سے داخل کئے جاتے ہیں اور سزا بھگتنے کے بعد نجات بھی پھر دائمی نہیں ہوگی بلکہ کارخانۂ عالم کو چلانے کے لئے انہیں پھر اسی چکر میں ڈال دیا جاتا ہے۔ کیونکہ روحیں تو چند گنتی کی ہیں۔ اگر ان کا ہمیشہ کیلئے مکت ہو جائے تو دنیا کا کارخانہ ختم ہو جائے گا۔ مگر اسلام دائمی نجات اور جنت کی نعمتوں کو ہمیشہ ہمیش ملنے کا قائل ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عطاءً غیر مجذوذ و اجرٌ غیر ممنون اور اسلام کا خدا کوئی کمزور اور ضعیف خدا نہیں جو ہندوؤں کے عقیدہ کی طرح مادہ اور روح کو پیدا نہیں کرسکتا۔ بلکہ وہ کارخانۂ عالم کو چلانے کے لئے ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک روحیں اور دیگر اشیاء پیدا کرتا آیا ہے اور پیدا کرتا جائے گا کیونکہ وہ خالق مالک اور قادر الکل ہستی ہے۔

(۲)

دراصل نجات صرف یہی نہیں کہ انسان مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو اور ابد الآباد تک وہیں رہے جس کا ذکر قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آتا ہے کہ اس میں باغات اور شہد اور دودھ کی نہریں ہوں گی۔ اور دنیا میں کچھ فائدہ نہ اٹھائے بلکہ اصل نجات اور دائمی زندگی کے ملنے کی علامت یہ ہے کہ انسان اسی دنیا میں نجات کا مزہ حاصل کرے اور اعمال صالحہ اور ایمان کے ذریعہ اس کی روحانی حالت ایسی ہو جائے کہ تمام لذت و سرور خدا میں ہی ہو جائے۔ اور ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کی معرفت حاصل ہو اور نجات کی خوشبودار ہوائیں ہر دم اس کے دل و دماغ کو معطر کرتی رہیں۔ ورنہ جنت الگ کوئی باہر سے آنے والی چیز نہیں کہ سچ مچ جیسے روزانہ ہم درخت اور پھل باغوں اور میدانوں میں مشاہدہ کرتے ہیں وہ ہوں اور دودھ اور شہد کی نہریں ان میں جاری ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا ذکر اور ان کا نمونہ تو دنیا میں اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا شوق دلانے کے لئے پہلے ہی دیا جاتا ہے اور یہی اعمال اور ایمان متمثل ہو کر مختلف نعماء یا سزا کے رنگ میں پیش ہوں گے جن کا لطف یا کڑواہٹ وہ دنیا میں بھی محسوس کر رہا تھا۔ مگر آخرت میں ذرا کھلے اور ظاہرا طور پر محسوس ہوں گے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کلما رزقوا منها من ثمرة رزقاً قالوا هذا الذي رزقنا من قبل واُتوا به متشابهاً۔ اسی طرح برے عمل کرنے والے کی جہنم اسی دنیا میں شروع ہو جاتی ہے اور حقیقت میں اس کا دل و دماغ نہ چین اور قرار نہیں پکڑتا جیسا کہ ایک جنتی کا۔ خواہ دنیا کی کل نعمتیں اس کے پاس موجود ہوں۔ دراصل جنت کی نعماء اور اعمال کی جزا کا حقیقی علم تو سوائے خدا کے کسی کو بھی نہیں۔ کہ کسی فرد بشر کے دماغ میں خیال آیا ہو تا اس کی حقیقت و ماہیت کو معلوم کیا جاسکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی حقیقت کو یوں آشکار فرمایا ہے:۔

"وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے۔ وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے۔ مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے۔"

(۳)

دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور معرفت کس طرح حاصل کی جائے جسے دائمی نجات والی جنت قرار دیتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ چند ایک موٹے موٹے ذرائع اور وسائل کو اختیار کیا جائے جن کے ذریعہ انسان باخدا انسان بن سکتا ہے اور اپنے تئیں شیطان کے کل پھندوں سے محفوظ رکھ کر اللہ تعالےٰ کی محبت میں مخمور ہو سکتا ہے۔

اوّل:۔ سب سے پہلے انسان کو ضروری ہے کہ اپنی پیدائش کی غرض وغایت کو کماحقہٗ پورا کرے۔ یعنی اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی پرستش اور اس کی اطاعت میں لگ جائے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات پر پختہ یقین ہو اور اس کے افضال اور انعامات اور احسانات ہر دم ملحوظ ہوں اور ہر وقت ذکر الٰہی میں صرف ہو گویا وہ اسے سامنے دیکھتا ہے۔ یا یہ خیال کرے کہ خدا تو ضرور اسے دیکھتا ہے اور خاص کر نماز کے وقت جو کہ مومن کے لئے اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے سیڑھی کا کام دیتی ہے۔ غیر مذاہب کا خدا تو نہ آجکل بولتا ہے اور نہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق کوئی بندہ بھیجتا ہے۔ مگر اسلام کا خدا ہر زمانہ میں اپنے متلاشی کی رہنمائی کرتا اور اس کی دستگیری فرماتا ہے۔

دوم:۔ اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کئے جائیں۔ یعنی اپنی تمام قوتوں اور جوارح کو موقعہ اور محل کے مطابق استعمال کیا جائے اور انہیں شریعت اسلامیہ کے مطابق ناجائز باتوں سے روکے اور جائز کاموں پر لگائے اور مناسب موقعہ پر دوسرے کو فائدہ پہنچائے اور ان کی تکالیف کو دفع کرے۔ مثلاً زنا نہ کرے اور اس کے متعلقہ امور سے بھی پرہیز رکھے یعنے نامحرم عورت کو دیکھنا اور اس سے کسی پہلو میں بھی اپنے نفس کو محظوظ کرنا۔ کسی کی چیز کو غصب نہ کرے۔ جھوٹ نہ بولے۔ ظالم و مظلوم ہر دو کی مدد کرے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھے اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور موقعہ کے مطابق سزا دے یا معاف کردے اور ہر نیکی کے کام میں حصہ لے اور ہر برائی سے اپنے آپ کو پاک رکھے۔

سوم:۔ توبہ استغفار کیا جائے۔ چونکہ انسان سوائے انبیاء اور اولیاء کے کسی نہ کسی مقام پر کم یا زیادہ غلطی کر بیٹھتا ہے اس لئے نیکی کی توفیق اور روحانیت کا رستہ آگے تبھی کھلتا ہے جب پچھلے گناہوں سے دل سے توبہ کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرے۔ توبہ کے یہ معنے نہیں کہ ادھر توبہ کی اور ادھر پھر اسی حرکت کا ارتکاب شروع کر دیا۔ بلکہ توبہ کے لئے شرط ہے کہ اپنے فعل پر نادم ہو اور اس کی طرف کبھی رجوع نہ کرے اور اگر چیز وغیرہ واپس ہونے والی ہو جیسے چوری یا غصب کا مال تو اسے واپس کیا جائے اور پھر توبہ کے بعد استغفار پر زور دیا جائے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دن میں کم از کم ستر دفعہ استغفار کرتے تھے۔ کیونکہ جب انسان ترقی کر کے بلند مقام پر پہنچتا ہے اور اپنی پہلی ناقص حالت کی طرف دھیان کرتا ہے تو مغفرت طلب کرتا ہے کہ مجھے پھر اسی نچلی حالت کی طرف نہ لے جائیو بلکہ بلند مراتب بخشتا رہ اور پستی کی طرف لے جانے والے محرکات سے محفوظ رکھ۔

چہارم:۔ وقتاً فوقتاً حسب التوفیق صدقہ و خیرات میں بھی حصہ لیا جائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور خاص کر تمام قسم کے چندے فرضی ہوں یا نفلی باقاعدگی سے ادا کئے جائیں اگر بندہ وآتوا حقه يوم حصاده پر عمل کرتا رہے تو زیادہ بوجھ نہیں اٹھانا پڑتا۔

پنجم:۔ اللہ تعالےٰ کے اس حکم پر کہ کونوا مع الصادقین پر عمل کیا جائے کیونکہ انسان ترقی کے لئے نمونہ کا محتاج ہوتا ہے۔ اپنے بڑوں کے حالات سے متاثر ہو کر اس کے دل میں جوش اور شوق پیدا ہوتا ہے کہ میں بھی ان جیسا بن جاؤں اور سچ بات یہ ہے کہ بندہ اس وقت اپنا نام روشن کرسکتا ہے کہ جب پہلوں سے زیادہ قربانی اور کوشش اور محنت سے کام لے۔

ششم:۔ ہر دکھ اور مصیبت کے وقت صبر و استقامت اور توکل سے کام لیا جائے کیونکہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ یعنی جب انسان چاروں طرف سے مختلف بلاؤں میں محیط ہو۔ کوئی راحت کا سامان میسر نہ ہو اور عزت و آبرو اور مال و جان ضائع ہونے کا خدشہ ہو اور محنت بھی کوئی پھل نہ لائے اور پھر خدا تعالےٰ ابھی بطور آزمائش بذریعہ کشف یا الہام یا کسی اور طریق سے تسلی اور اطمینان کا سامان بہم نہ پہنچائے اس وقت مستقل ثابت قدمی دکھائے۔

ہفتم:۔ انسان ہر وقت دعا میں لگا رہے اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے ادعونی استجب لکم کہ تم دعا کرو تو میں قبول کرتا ہوں۔ جو شخص بھی اللہ تعالےٰ کو قادر الکل اور خالق مالک یقین کر کے صحراؤں اور وادیوں اور باغوں اور میدانوں اور پہاڑوں اور رات کے اندھیروں اور خلوتوں میں اپنے محبوب حقیقی کو محبت اور الفت سے یاد کرتا ہے وہی لذت اٹھاتا اور اپنی مراد بھی پاتا اور خدا کی رضا حاصل کرتا ہے۔

پس جب انسان ان ذرائع .... کو اختیار کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیضہ سے بچئے!

(۲)

(از ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی دار السلام منزل بیرون دہلی دروازہ ——— لاہور)

اس سے پہلے میں نے حفظ ما تقدم کا ذکر کیا تھا۔ اور بتلایا تھا۔ کہ مرض ہیضہ سے بچنے کے لئے کن امور پر عمل کرنا چاہیئے۔ آج میں کیفیت مرض اور اس کا مختصر علاج بہ یہ خدمت کرتا ہوں۔ تاکہ مرض کی صعوبت اچھی طرح واضح ہو جائے۔ اور علاج میں بھی چند امور مستحفرد ہیں۔

اس مرض کا باعث ایک خوردبینی جرثومہ ہے۔ جسے کاما وائبرو (Comma Vibrio) کہتے ہیں۔ اس جرثومہ کی شکل "و" کی طرح ہوتی ہے۔ جسے ۱۸۸۳ء میں ڈاکٹر کاخ نے دریافت کیا۔

کیفیت مرض:۔ جب کسی شخص پر اس موذی مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ تو اُسے قے مفرط عارض ہو جاتی ہے جس کے ساتھ بلا درد و اذیت بڑے بڑے دست آنے لگتے ہیں۔ ان اسہالوں کا رنگ چاولوں کی پیچھ کی طرح ہوتا ہے۔ جن میں بو نہیں ہوتی۔

دستوں اور قے کی زیادتی سے مریض کے بدن میں خون کے مائی اجزاء کم ہو جاتے ہیں چنانچہ مریض کی آنکھیں اندر کو دھنس جاتی اور عضلات میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ خون بہت گاڑھا ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے۔

یہ مرض ہندوستان۔ چین اور مشرق بعید کا دائمی اور وطنی مرض ہے۔ اور عموماً میلوں۔ عرسوں اور بے پناہ ہجوم کی وجہ سے وباءً پھیل جاتا ہے۔ آج کل مہاجرین کی آمد قحط سالی اور جنگوں کی وجہ سے لوگ چونکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہے ہیں۔ ان دنوں حالات اس وباء کے پھوٹنے کا زیادہ خوف ہے۔

اس مرض کی دار و گیر سے کوئی قوم کوئی نسل کوئی عمر یا کوئی صنف مامون و محفوظ نہیں مرض کا حملہ صرف انسان پر ہوتا ہے۔ اور دوسرا کوئی جانور اس مرض کو قبول نہیں کرتا۔

یہ مرض پانی اور مکھیوں کی وساطت سے پھیلتا ہے چنانچہ جب پانی کے ذخائر کسی وجہ سے جراثیم آلود ہو جائیں۔ تو اس کی وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ اسی طرح مکھیاں بھی اس مرض کے جراثیم اپنے پروں اور ٹانگوں پر اٹھائے پھرتی ہیں۔ اور ہمارے کھانے پینے کی اشیاء کو جراثیم آلود کر دیتی ہیں۔ جس سے یہ مرض ترقی پذیر ہو جاتا ہے۔

مریضان ہیضہ کی قے اور دستوں میں یہ جراثیم بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے ان مواد پر فی الفور ان بجھا چونا یا فینائل ڈال دینی چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہیضہ کے مریض بظاہر تندرست ہونے کے بعد بھی ایک مدت تک حامل مرض رہتے ہیں اس لئے انہیں Cholera Carriers کہتے ہیں اور ان کے لباس اور بدنی فضلات سے بھی یہ مرض پھیل سکتا ہے۔ چنانچہ مرض کے حملہ سے بچ جانے کے بعد بھی ایک مدت تک ایسے لوگوں کو تندرست اشخاص سے الگ تھلگ رہنا چاہیئے۔

امتحان بعد الموت:۔ ہیضہ کا مریض جب مر جاتا ہے تو اس کی لاش بہت جلد اینٹھ جاتی ہے اور بدن کا خون بہت گاڑھا اور سیاہ پایا جاتا ہے۔ اس کی چھوٹی انتڑیاں خشک اور سکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ معدہ اور جگر میں اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ مرارہ میں صفرا بہت گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے۔ گردے متورم۔ طحال سکڑی ہوئی اور پھیپھڑے خشک اور پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔

کیفیت مریض:۔ قے اور اسہال کی کثرت سے مریض کے خون میں نمکین اور آبی اجزاء بہت کم ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے خون بہت گاڑھا اور لیسدار ہو جاتا ہے اور دوران خون درست نہیں رہتا۔ نیز بدن کی آبی رطوبت کے خشک ہو جانے سے چہرہ بے رونق اور بدن پر مردنی سی چھا جاتی ہے۔ خون میں فاسفیٹ اور یوریا کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔

سمیت مرض (Toxin) کے انجذاب سے قلب اس قدر کمزور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس گاڑھے خون کا دوران قائم نہیں رکھ سکتا اور سقوط قلب کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گردوں میں بوجہ ورم کے اس گاڑھے خون کا دوران اچھی طرح نہیں ہو سکتا۔ اور پیشاب کی پیدائش رُک جاتی ہے جس سے خون کے زہریلے مواد بدن میں محتبس ہو کر تسمم بولی عارض ہو جاتا ہے۔ اور شدید تشنج ہونے لگتا ہے۔

زمانہ حضانت:۔ جراثیم مرض کو قبول کرنے کے ۲ سے ۵ روز بعد علامات مرض پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ اس درمیانی زمانہ میں مریض کسل مند اور مریض سست رہتا ہے۔ پیٹ میں قراقر ہوتا ہے۔ اور پتلا پاخانہ آتا ہے بھوک کم ہو جاتی ہے۔ اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔

اقسام مرض:۔ اس مرض کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

(۱) کالیرین یا ہیضہ خفیفہ۔ اس میں مریض کے پیٹ میں درد ہو کر چند اجابتیں ہو جاتی ہیں۔ پھر چاولوں کی پیچھ کی طرح دست آتا ہے۔ اس کے بعد مریض رو بصحت ہونے لگتا ہے۔ اور طبیعت سنبھل جاتی ہے۔

علاج:۔ ایسے مریض کو لیموں کی سکنجبین بار بار پلائیں۔ گویا کھانڈ یا نمک پانی میں حل کر کے لیموں دو عدد نچوڑ کر ایک ایک گلاس پلاتے رہیں معتدلاً بہت کم دیں پتلا شوربا لیموں نچوڑ نچوڑ کر دیں۔ دودھ دہی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ پھلوں کا پانی پلائیں۔ اور یہ دوا دیں۔

سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک	۱۵ منم
ٹنکچر کٹے کیو	۲۰ منم
کمفور ریڈین	۵ منم
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ منم
ایکوا دیانی	ایک اونس

ایسی ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے دیں

(۲) کالرا سکا Cholera Sicca

یہ وہ ہیضہ ہے۔ جس میں مریض کو نفخ عارض ہو کر پیٹ ابھر جاتا ہے۔ اور جراثیمی تعفن سے خون اتنی جلدی مسموم ہو جاتا ہے۔ کہ بغیر اسہال یا قے کے چند منٹوں میں مریض داعی اجل کو لبیک کہتا ہے۔

ایسا مریض بے حد بے قرار اور مضطرب ہوتا ہے۔ اور جلدی بے ہوش ہو کر ہوش سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں بہت زیادہ نفخ ہوتا ہے۔ لیکن دست یا قے نہیں ہوتی۔

علاج:۔ کیلومل ۵ گرین سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین ملا کر فی الفور کھلا دیں۔

اگر کوئی غذا کھائی ہو۔ تو پوٹاسیم پرمنگنیٹ ۲ گرین ایک دو گلاس پانی میں حل کر کے پلا کر اُسے قے کرائیں۔ پیٹ کو تارپین اور گرم پانی ملا کر اس میں تولیہ بھگو کر ٹکور کریں۔

۲ ڈرام گلیسرین کی مقعد کے اندر پچکاری کر دیں ان تدابیر سے اگر اسے دست آجائے اور نفخ دور ہو جائے تو پھر ہیضہ کا علاج کریں۔

ہیضہ کی یہ قسم سب سے مہلک اور نہایت ہی خطرناک ہے۔ اس مرض میں ڈائی ہائیڈروٹیڈ سیرپٹو مائی سین سلفیٹ کا ٹیکہ کرنا اور کریمیسکسی ڈین کا استعمال مفید ہے اگر دل ضعیف ہو تو کورامین ۵ سی سی کا ٹیکہ کر دیں۔

(۳) کالرا گریوس Cholera Gravis یا ہیضہ وبائی۔

ہیضہ کی یہ قسم ہے جس میں ۹۵ فی صدی مریض مبتلا ہوتے ہیں۔ اور ان ہی مریضوں میں ہیضہ کی تمام علامات قے و اسہال وغیرہ ملتی ہیں۔ ابتداء میں مریض کو متلی ہوتی ہے۔ سر میں اور فم معدہ کے مقام پر درد محسوس ہوتا ہے پھر پتلے پتلے دست آنے لگتے ہیں۔ اور اس کے بعد یکایک علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور چند گھنٹوں میں کئی سیر پانی بدن سے نکل جاتا ہے۔ ان دستوں کا رنگ چاولوں کی پیچھ کی طرح ہوتا ہے۔ جن کی وجہ سے مریض بہت جلد ناطاقت اور بے دم ہو جاتا ہے۔

مریض کو شدید متلی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک قطرہ پانی بھی ہضم نہیں ہوتا۔ جوں جوں خون گاڑھا ہوتا جاتا ہے مریض کو تشنج ہونے لگتا ہے۔ اور شدت پیاس کی وجہ سے وہ تڑپنے لگتا ہے۔ ایسے مریض کا بدن سرد ہو جاتا ہے۔ جلد پر مردنی چھا جاتی ہے۔ لب۔ کان کی لو اور ناخن نیلے ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پچک جاتا اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ آواز بھرائی ہوئی اور نحیف ہو جاتی ہے۔ تنفس کی حرکت تیز اور خون کا دباؤ بہت کم ہو جاتا ہے جلد کی وریدیں ڈوب جاتی ہیں۔ نبض کی حرکت اس قدر مدھم پڑ جاتی ہے۔ کہ انگلیوں کے نیچے محسوس تک نہیں ہوتی۔

قرب موت کے وقت مریض کی قے اور اسہال بہت کم ہو جاتے ہیں یا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ دوران خون مدھم پڑ جاتا ہے۔ ناخن لب اور ہتھیلیاں تقریباً سیاہ ہو جاتی ہیں لیکن مریض کے ہوش و حواس آخر تک درست رہتے ہیں۔ غرض ایسے مریض ۳ سے ۴۰ گھنٹوں کے اندر اندر مر جاتے ہیں۔ لیکن جنہیں صحیح علاج میسر آجائے تو بعض مریض اس حالت کو پہنچ کر بھی سنبھل جاتے اور آہستہ آہستہ رو بصحت ہو جاتے ہیں۔

علامات منذرہ:۔ دست میں خون کا آنا۔ ہچکی۔ لبوں۔ ناخنوں اور ہتھیلیوں کا نیلا ہو جانا۔ نبض کا ساقط ہو جانا۔ چہرے کا پچک جانا۔ یہ سب ردی علامات ہیں۔

علامات محمودہ:۔ اگر مریض کی نبض محسوس ہونے لگے۔ بدن گرم ہو جائے۔ تشنج کم ہو جائیں پیشاب آنے لگے مریض کو نیند آجائے۔ دست گاڑھے اور کم ہو جائیں پانی وغیرہ ہضم ہونے لگے۔ تو ایسا مریض رو بصحت ہو جاتا ہے

پیچیدگیاں:۔ بعض مریض جب رو بصحت ہونے لگتے ہیں۔ تو ان کی بدنی حرارت یکایک بڑھ جاتی ہے۔ چہرہ تمتمانے لگتا ہے۔ نبض اور تنفس کی حرکات بہت بڑھ جاتی ہیں ایسے مریضوں کی زبان خشک اور بھوری ہوتی ہے بدن پر کئی قسم کے بثور پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کو ہذیان عارض ہو جاتا ہے۔ ماہرین اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ مریض کی چھلی ہوئی انتڑیوں سے ہیضہ کی سمیات جذب ہو کر دوران خون میں شامل ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض کو ہذیان اور بخار عارض ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو پیشاب بالکل نہیں آتا۔ اور انہیں تسمم بولی عارض ہو جاتا ہے چنانچہ انہیں ہچکی آتی ہے۔ شدید تشنج ہوتا ہے۔ ہذیان اور غشی عارض ہو جاتی ہے۔ اور مریض اسی حالت میں مر جاتا ہے۔

جب ہیضہ کے مریض صحتیاب ہو رہے ہوں تو بعض کو برنکو نمونیا۔ ورم مرارہ۔ ورم مثانہ۔ زخم بستری۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا غنغرایا۔ عضو تناسل اور فوطوں کا غنغرایا بھی عارض ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کے آنسو بالکل خشک ہو گئے ہوں۔ تو آنکھوں میں ورم ملتحمہ۔ زخم قرنیہ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

حاملہ عورتوں میں حملہ مرض کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہے اور حاملہ بھی مرض کی تاب نہیں لا سکتی۔

نتائج:۔ اس مرض کے حملے سے کم عمر بچے حاملہ عورتیں بوڑھے کمزور اشخاص شرابی اور ورم گردہ مزمن کے مریض بہت کم شفایاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جن مریضوں کا پیشاب ابتداء ہی سے بند ہو جائے۔ یا جنہیں بہت تیز بخار عارض ہو جائے۔ یا جنہیں درست علاج میسر نہ ہو۔ وہ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۸۶۱:- میں عنایت اللہ ولد چوہدری مہر الدین صاحب عمر ۴۹ سال ساکن کمبوہ ڈاکخانہ جیجیاں ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ نقد مبلغ /۱۳۰۰ روپیہ اور ماہوار آمد تنخواہ مبلغ /۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں نقد روپیہ اور ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد۔ عنایت اللہ حوالدار اسٹور کیپر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی۔
گواہ شد چراغ الدین سیکرٹری مال
گواہ شد محمد علی اظہر سیکرٹری تعلیم وتربیت راولپنڈی۔

وصیت نمبر ۱۲۶۸۱:- میں محمد ابراہیم ولد جمعہ صاحب عمر ۷۵ سال ساکن لکھیانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۰ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۴ کنال ۷ مرلہ زمین اور ایک دوکان راہوں ضلع جالندھر قیمتی سوا تین سو روپیہ تھی جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ دستکاری /۱۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ دیگر مشرقی پنجاب والی جائداد مل گئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائداد ہوگی تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ محمد ابراہیم لکھیانہ ضلع جھنگ
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل پسر موصی
گواہ شد۔ الیاس الدین انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۵۷:- میں حکیم عبد الرزاق ولد حکیم محمد عبد الجلیل صاحب عمر ۴۰ سال حال شیخوپورہ بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ سترہ مرلہ قیمتی /۵۷۰۰ روپیہ اور سفید زمین ۲۴ مرلہ قیمتی /۱۹۲۰ روپے ہے۔ میں اس جائداد کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ ماہوار آمد /۱۲۵ روپے ہے۔ میں اپنے حصہ نصف جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ ہمارے وطن بھیرہ میں مندرجہ ذیل جائداد پانچ بھائیوں تین بہنوں اور والدہ میں مشترکہ ہے میرے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ایک مکان واقعہ بھیرہ قیمتی /۵۰۰ روپیہ اور حویلی قیمتی /۵۰۰ درمختلف چاہ پر ۸ بیگہ ۲ کنال قیمتی /۳۲۰۰ روپیہ۔ العبد عبد الرزاق منڈی قلعہ شیخوپورہ
گواہ شد سید ولایت شاہ سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد حکیم محبوب اللہ منڈی قلعہ شیخوپورہ

اجلاس جناب افسر مال صاحب بہادر ضلع گجرات

قاضی عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی سی ایس

بہ اختیارات سپیشل کلکٹر

سامنا ولد قمیر خواجہان ولد گہنا اقوام جٹ گوندل سکنہ سوہاوہ دلوانہ تحصیل پھالیہ

بنام کلیان سنگھ ولد ایشر داس۔ کرتار سنگھ والیشر داس پسران بر رام سنگھ۔ لوہقا و جگجیت پسران دیوا۔ مسماۃ نارائن دیوی بیوہ رام چند قوم آروڑہ سکنہ سوہاوہ دلوآنہ تحصیل پھالیہ

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ رقبہ سوہاوہ دلوآنہ۔ تحصیل پھالیہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے ہندوستان چلا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو وہ مورخہ ۱۸/۹/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی
۱۶/۸/۵۰

دستخط حاکم .... مہر عدالت ....

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان!

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول نمبر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر

بی۔ ایس سی (آنرز) پی۔ سی۔ ایس

ڈپٹی کسٹوڈین لائلپور

نمبر مقدمہ ۱۲۵ آف سنہ ۱۹۵۰ء

دعویٰ غلام محمد ورحمت خاں پسران مراد خاں قوم کھرل۔ ساکن چک نمبر ۳۵۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ

بنام (۱) سردار حویلا سنگھ ولد برکت سنگھ اروڑہ ساکن قصبہ جڑانوالہ حال تارک الوطن مشرقی پنجاب (۲) ری ہیبلیٹیشن اتھارٹی لائلپور

درخواست زیر دفعہ ۱۶۔ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۴۹ء درباره منظوری و تصدیق بیعہ مکان مربعہ نمبر ۲۲/۴۳ خسرہ نمبر ۲/۲۲۔ کھیوٹ نمبر ۶۸ کھتونی نمبر ۹۱ جمعبندی ۱۹۴۲/۱۹۴۳ء واقعہ محمد علی پارک جڑانوالہ ضلع لائلپور بذریعہ بیعہ نامہ مورخہ ۱۴/۷/۴۷ بلعوض مبلغ /۸۰۰۰ روپیہ رجسٹری شدہ ہے۔

بنام سردار حویلا سنگھ ولد برکت سنگھ اروڑہ ساکن قصبہ جڑانوالہ حال تارک الوطن مشرقی پنجاب (۲) ری ہیبلیٹیشن اتھارٹی لائلپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی سردار حویلا سنگھ ولد برکت سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سردار حویلا سنگھ ولد برکت سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سردار حویلا سنگھ مذکور بتاریخ ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۵۰ء کو مقام لائلپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم...... مہر عدالت ....

دواخانہ خدمتِ خلق

تریاق کبیر:- ہر مرض کا فوری علاج۔ گھر کا طبیب۔ امرت دھارا کی طرح دوا مگر اس سے بھی زیادہ مفید۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱۲/۔ بڑی ایک روپیہ چھ آنے۔

سرمہ ممیرا خاص:- کمزوری نظر۔ ککروں۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ دھند اور خارش وغیرہ کا نہایت کامیاب علاج۔
قیمت فی شیشی ۳ ماشے پندرہ آنے۔ فی تولہ تین روپیہ بارہ آنے

دوائے اسراری:- پتھری کا نہایت ہی اعلےٰ علاج۔ خواہ مثانہ میں ہو خواہ گردہ میں پاپتہ میں۔ اس کے نکالنے یا گھلانے میں یہ دوا مدد دیتی ہے۔ یاد رہے کہ اس بیماری کا علاج لمبا ہوتا ہے۔ قیمت ایک خوراک ۲/۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

اعلان نکاح

گذشتہ جمعہ بتاریخ ۱۸ ماہ اگست مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مکرم مولوی شجاعت علی خانصاحب نے میرے خالہ زاد بھائی مکرمی سمیع اللہ صاحب بی۔ اے ولد ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ السلام صاحبہ بنت جناب میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پورٹ ماسٹر سے مبلغ /۲۵۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔ تمام ناظرین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ خاکسار نسیم سیفی

درخواستہائے دعاء

میرے چچا زاد بھائی غلام قادر صاحب عرصہ تین ماہ سے دق میں مبتلا ہیں۔ تمام اصحابہ کرام اور درویشان دار المسیح نیز دردمند احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے

(۲) نذیر احمد مددگار کارکن کی اہلیہ کل سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل

فوری علاج
امرت دھارا سے زیادہ مفید
گھر کا ڈاکٹر
ہر مرض کا علاج
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۹ لاہور

سرمہ مبارک:- یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ فی شیشی ۲/۸ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کوریا کی خبروں پر دو ہزار پونڈ ہفتہ وار خرچ

لنڈن ۲۳ر اگست۔ فلیٹ اسٹریٹ کا اندازہ ہے۔ کہ کوریا کی جنگ کی خبریں حاصل کرنے میں تقریباً ۲۰۰۰ پونڈ ہفتہ وار خرچ کرنا ہوتا ہے۔ ایک بڑی خبر رسان ایجنسی کے اخراجات تقریباً ۵۰ پونڈ روزانہ ہیں۔ لنڈن کے ایک روزنامہ کو تین حصوں میں روانہ کئے ہوئے ایک برقیہ پر ۱۵۰ پونڈ خرچ ہوا۔ نامہ نگاروں کے اخراجات بھی کافی ہیں۔

جنگ کے صرف دو مہینوں کے اندر بارہ نامہ نگار ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک غائب ہے۔ ایک قید ہو گیا ہے۔ اور تین زخمی ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

فضائی دفاع کی آزمائش

لنڈن ۲۳ر اگست۔ موسم خزاں میں فضائی دفاع کی وسیع مشق کے منصوبے مکمل ہو گئے ہیں۔ بین الاقوامی بحران سے براہِ راست ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ آر۔ اے۔ ایف کی سالانہ مشق کی ایک کڑی ہے۔ امن کے زمانہ میں برطانیہ کے فضائی دفاع کی یہ سب سے بڑی آزمائش ہوگی۔ اور اس میں آر۔ اے۔ ایف کے باضابطہ دستوں کے علاوہ امدادی فضائیہ ٹریٹوریل فوج کی طیارہ شکن توپیں۔ رائل آبزرور کور اور برطانیہ میں متعین امریکی فضائیہ کے دستے بھی شامل ہوں گے۔ ان مشقوں میں اہم مقامات پر رات کے وقت شدید "حملے" اور جوابی حملے کئے جائیں گے۔ جن میں ریڈیو سے ہدایت پانے والے رات کو کام کرنے والے لڑاکا طیارے استعمال ہوں گے۔ ان مشقوں میں ساحلوں کے راڈری انتظامات کی صلاحیت کی بھی جانچ ہو جائیگی۔ (اسٹار)

آبادی میں اضافہ

اوٹاوہ ۲۳ر اگست۔ تازہ ترین سرکاری اندازہ کے مطابق یکم جون ۱۹۵۰ء کو کنیڈا کی آبادی ۱۳۸۴۵۰۰۰ تھی۔ یکم جون ۱۹۴۹ء کی آبادی کے اعداد میں ۳ر۲ فی صدی کا اضافہ ہے۔ (اسٹار)

عراق تیل کی گفتگو پھر شروع کریگا

بغداد ۲۳ر اگست۔ توقع ہے کہ عراقی حکومت عنقریب عراقی پٹرولیم کمپنی سے ان امور پر بات چیت پھر شروع کرے گی۔ جو لنڈن میں طے نہیں ہو سکے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جو مسائل طے نہیں ہو سکینگے۔ ان کے متعلق عراقی حکومت عدالت میں مقدمہ دائر (کریگی)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

وطن سے نہیں بلکہ روس کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ تمام جمہوری ممالک کے کمیونسٹوں کی حقیقی وفاداری روس کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ اپنے وطن کے ساتھ۔ در اصل تمام کمیونسٹ اپنے اپنے وطن میں روس کا ففتھ کالم ہوتے ہیں۔ یہ ایک بدیہہ بات ہے۔ جس کو اب کوئی جمہوریت نظر انداز نہیں کر سکتی۔

یہی عظیم الشان خطرہ ہے۔ جس نے جمہوریتوں کے کان کھڑے کر دیئے ہیں اور اپنی غفلت کی وجہ سے انہوں نے اس خطرے کو بڑھنے دیا۔ تاآنکہ اب وہ ایک پھنکارنے والا اژدہا بن کر نظر آ رہا ہے۔

اسلام سرمایہ دارانہ جمہوریت اور کمیونزم کا یکساں طور پر دشمن ہے۔ سرمایہ دارانہ جمہوریتیں بھی اسلام کے اتنی ہی منافی ہیں۔ جتنا کہ کمیونزم۔ آج تمام مادی طاقت یا سرمایہ دارانہ جمہوریتوں کے پاس ہے یا روس کے پاس۔ اس لئے اسلام کا تمام دار و مدار تبلیغ پر ہے۔ لیکن جس عملداری میں تبلیغ اسلام قطعاً ممنوع ہو۔ ایسی عملداری کو دنیا میں پاؤں پھیلانے کا موقع دینا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ پاکستان روس کا دشمن ہے (نہ) امریکہ اور برطانیہ کا اور نہ ان کا دوست ہے تاوقتیکہ وہ باطل کا دشمن ہے۔ خواہ سرمایہ داری کی شکل میں ہو یا کمیونزم کی شکل میں۔ اسلام دونوں کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس کے پاس مادی طاقت نہیں ہے۔ اور اگر ہو بھی تو بغیر دوسری طرف سے اشتعال انگیزی کے وہ اسکو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے پاس پہلا اور آخری ہتھیار تبلیغ اور صرف تبلیغ ہے۔ دو بلاک ہیں ایک روسی بلاک اور ایک سرمایہ داری کا جمہوری بلاک۔ روسی بلاک میں فی الحال تبلیغ اسلام ناممکن ہے۔ ایسی صورت میں یہ بات قرین عقل نہیں۔ کہ سرمایہ دارانہ جمہوری ممالک میں تبلیغ اسلام کا جو موقعہ حاصل ہے۔ اس کو بھی ضائع کر دیا جائے۔ کیا ہمارا فرض نہیں کہ ایسی عملداری کو پھیلنے سے روکیں۔ جس میں تبلیغ اسلام بنوک شمشیر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ پاکستان کمیونسٹ پراپیگنڈا کو ممنوع قرار دینے کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کہ روس اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتا۔ جب تک روس میں اسلام کی تبلیغ کی ممانعت ہے۔ پاکستان میں بھی کمیونزم کی تبلیغ ممنوع ہونی چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ کمیونسٹوں کی چونکہ پاکستان سے وفاداری مشتبہ ہی نہیں بلکہ بالکل نہیں ہے۔ پاکستان کو بھی ان کے خلاف وہی قدم اٹھانا چاہیئے۔ جو ترکی نے اٹھایا ہے۔

مذاکراتِ کشمیر کی ناکامی پر لنڈن کے سرکاری حلقوں کا تبصرہ

لنڈن ۲۳ر اگست۔ لنڈن کے سرکاری حلقے اگرچہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ کشمیر کی گفت و شنید کے ناکام ہو جانے کی جو خبر ہے سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن اخبارات میں ان شائع شدہ خبروں پر افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ سر اوون ڈکسن کو بغیر کسی حل کے نئی دہلی سے کراچی واپس آنا پڑا ہے۔

یہاں اس کا پورا پورا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ اس معاملہ میں سر اوون سے زیادہ جانفشانی سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا تھا۔ نیز یہ کہ انہوں نے اپنی طرف سے کافی محنت کی ہے۔ اس امر پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے ایک خاطر خواہ حل دریافت ہونے کے متعلق ہمیشہ اپنی خواہش ظاہر کی۔ اور اگرچہ انہوں نے اپنی امیدیں دونے ثالثی پر قائم کی ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ اگر متصواب رائے کی تجویز غیر عملی ثابت ہوتی۔ اور تنازعہ کشمیر کا کوئی دوسرا یا تیسرا حل پیش ہوتا تو حکومت برطانیہ اس کی بھی حمایت کرتی۔

سر اوون کی مدد سے تصفیہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے یہاں کسی فریق کو الزام دینے کا کوئی رجحان نہیں ہے۔ اور سر اوون ڈکسن کی رپورٹ شائع ہونے تک سرکاری تبصرہ سے احتراز کیا جا رہا ہے۔

اس کے ساتھ سرکاری طور پر یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ اس بظاہر ناکامی کی وجہ سے دونوں طرف جذبات کو برانگیختہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور دونوں ہی فریق اس بڑے مشترک خطرہ کے پیش نظر جو کہ اس وقت ایشیا پر طاری ہے سارے جنوب ایشیائی ان دونوں بڑی قوموں کو تشویش لاحق ہے۔ مصالحت کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ (اسٹار)

گلگت میں تعلیمی ترقی

راولپنڈی ۲۳ر اگست۔ یہاں کے علاقہ میں سے آزاد ہونے کے بعد گذشتہ تین برسوں میں تعلیم کے میدان میں گلگت نے بہت ترقی کی ہے۔ اس وقت یہاں ایک ہائی اسکول بھی قائم ہے۔ جس میں ۳۰۰ طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ایجنسی میں جدید ترین طریقوں پر لڑکوں کے ۱۷ اور لڑکیوں کا ایک ابتدائی اسکول بھی چلایا جا رہا ہے۔ اسکردو کے مڈل اسکول کو بھی ہائی اسکول بنایا جا رہا ہے۔ اسکردو میں اس وقت لڑکوں کا ہائی اور لڑکیوں کا ایک ابتدائی اسکول ہے۔

اس علاقہ کے تعلیمی حکام اس ترقی سے مطمئن ہیں جو اب تک کی گئی ہے اور انہیں ایجنسی کا تعلیمی مستقبل شاندار نظر آتا ہے۔ (اسٹار)

شام کی قومی صنعتیں

دمشق ۲۳ر اگست۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ خانگی مصنوعات کی نمائش کے لئے ہوٹل پیلس ہوٹل میں شام کی قومی صنعتوں کے نمونے رکھے جائیں۔ اس ہوٹل میں اکثر غیر ملکی سیاح ٹھہرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے لئے عرب وفد کی قیادت

لیک سکسس ۲۳ر اگست۔ یہاں اس غیر مصدقہ اطلاع میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ عرب ممالک کا ارادہ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ان کی بہت ہی موثر نمائندگی ہو۔ عرب ممالک کے وفود کی قیادت کے لئے عرب سیاسی اور سفارتی دنیا کے بڑے بڑے زعماء کا نام لیا جا رہا ہے۔ فارس بے الخوری نے اگرچہ اپنی صحت کی بناء پر شامی وفد کی قیادت سے انکار کر دیا ہے تاہم اب بھی ممکن تصور کیا جا رہا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے پختہ کار مدبر اجلاس میں شریک ہوں۔ امریکہ میں فارس بے کے بہتیرے مداح ہیں۔ اور سارے اقوام متحدہ میں ان کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ عراقی وفد کے رکن کی حیثیت سے نوری پاشا السعید کا نام عام طور پر لیا جا رہا ہے نوری پاشا ایک معروف بین الاقوامی سیاسی شخصیت ہیں۔ اس کی بھی توقع ہے کہ عراقی وفد کی قیادت خود وزیر اعظم توفیق السعدی پاشا کریں گے۔

مری میں موسم گرما کا ہاکی ٹورنامنٹ

راولپنڈی ۲۳ر اگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ مری میں موسم گرما کا ہاکی ٹورنامنٹ کھیلا جانے والا ہے۔ اگرچہ ابھی تک پروگرام کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن توقع ہے کہ ستمبر کے اوائل سے ٹورنامنٹ شروع ہو جائیگا ملک کے تمام حصوں سے سرکردہ کھلاڑیوں کی شرکت متوقع ہے۔ جس میں کراچی کی پاک ینگز ٹیم بھی شامل ہے کلب کے سیکرٹری مسٹر محمد اسمٰعیل اپنی ٹیم کے بھیجنے کا انتظام کرنے کے لئے عنقریب یہاں آ رہے ہیں مری ٹورنامنٹ کے بعد پاک ینگز صوبہ سرحد اور پنجاب کے کچھ حصوں کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

۴۵۰۰۰ حاجی جدہ پہنچ گئے

جدہ ۲۳ر اگست۔ اب تک ۴۵۰۰۰ حاجی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ۲۳۰۰ پاکستان سے ۱۰۷۱۵ بھارت سے ۳۰۷۴ انڈونیشیا سے ۳۰۸۴ سنگاپور سے ۲۰۰ مصر سے اور ۵۴۳۳ دوسرے ممالک سے آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حاجیوں کی صحت اچھی ہے (اسٹار)